

مصر میں انسانیت موت کی دہلیز پر اور مسلم امہ کے حکمرانوں کی مجرمانہ خاموشی

مصر میں اخوان المسلمین کی قانونی جمہوری حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد مصر کی جلا دھفت فوجی قیادت نے گزشتہ دنوں بے گناہ معصوم، نہتے پر امن مصری شہریوں پر جو مظالم ڈھائے وہ آج کی نام نہاد مہذب دنیا اور جمہوریت کے منہ پر ایسا طمانچہ ہے جس کی خوفناک گونج صبح قیامت تک سنائی دے گی۔ مصر کے فرعون ثانی غاصب جنرل عبدالفتاح السیسی کی افواج نے مظاہرین پر ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اچانک ہلہ بول دیا جس میں تین ہزار کے لگ بھگ مرد و خواتین اور بچوں کو چنگیزی افواج کی بھڑادی میں گاجر مولیٰ کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور درجنوں افراد سمیت چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کو اسلام سے وابستگی کی بناء پر زندہ جلا دیا جن کے دھوؤں اور راکھ نے یقیناً عرشِ عظیم کی بلند یوں و عظمتوں پر اپنی مظلومیت کے نقش ثبت کر دیئے ہوں گے۔

صرف اور صرف اس جرم میں کہ وہ گزشتہ دو ڈھائی ماہ سے اسلام پسند صدر مرسی کی منتخب جمہوری حکومت کی بحالی کیلئے استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پُر امن دھڑا دیئے ہوئے تھے۔ وما لعلوا منهم الا ان یومعوا باللہ العزیز الحمید۔ جمہوریت کی بحالی کا مطالبہ کرنے کی پاداش میں ان پر مظالم کے پہاڑ گرا دیئے گئے اور ظلم و ستم کے ایسے ایسے خوفناک مناظر کو پرنٹ میڈیا نے چھپانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر سوشل میڈیا، فیس بک، کے ذریعے دنیا کے سامنے آئے کہ جنہیں دیکھ کر اہل دل، اہل درد اور اہل نظر کے کلیجے پانی پانی ہو گئے۔ آخر کیوں ان فرزندِ انِ اسلام و شہدگانِ جمہوریت پر ظلم و ستم کے یہ سارے ”ہنر“ آزمائے گئے؟ خو خوار و خو خیزی کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے گئے۔ کیا یہ بیچارے شہری اور مظلوم مصری عوام دہشت گرد، تخریب کار یا حکومت کو مطلوب خطرناک عناصر تھے؟ جو انہیں فوجی آپریشن کی بھیبت کے ذریعے تہ و تیغ کیا گیا اور مسجدِ رابعہ العدویہ اور المنہف اسکوائر کے ساتھ ساتھ قاہرہ کی شاہراؤں پر فرزندِ انِ نسل کا خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ افسوس! صد افسوس کہ ہم ایسے بد قسمت اندھے ”لوئے“ لنگڑے عہد کے ہاسی ہیں جس میں صرف اور صرف مسلمانوں اور خصوصاً دین سے وابستہ حلقوں، جماعتوں، تنظیموں کیلئے قید و بند کی صعوبتیں ان پر مظالم کی یلغار اور موت کی فراوانی ہے۔ ہم دنیا بھر میں روزانہ مسلم بھائیوں کی خون کی ہولی کا منظر دیکھتے ہیں لیکن ماسوائے افسوس و حسرت کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ آخر اس بد قسمت غلامِ عہد کا مظلوم مسلمان کس سے جا کر فریاد کرے؟ اور کس دیوار اور سہارے پر اپنا سر رکھے؟ نہ جمہوریت کے ”محل“ میں انہیں سکون کا ساماں میسر ہوتا ہے نہ نظامِ اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں کی یہ تمنا

کر سکتے ہیں؟ اور نہ اپنی مرضی کا قانون حکومت قائم کر سکتے ہیں نہ اسلامی تہذیب و تمدن کی ردا اوڑھ سکتے ہیں، ان کیلئے صرف اور صرف نقلی آمریت کی کڑکٹی دھوپ ”مغربی مسیحا“ ہمارا تجویز کرتے ہیں۔ اگر مسلمان جمہوریت اور انتقامات کا راستہ اپناتے ہیں تو دنیا ان کے حق میں کئے گئے فیصلے کو بھی ماننے سے انکاری ہوتی ہے اور اگر جہاد اور اپنے دفاع کے حق کیلئے بھی حکم بلند کرنا چاہیں تو بھی دہشت گرد اور قاتل گردن زدنی قرار دیئے جاتے ہیں۔

بہر حال اخوان المسلمین نے اس تمام افسوسناک صورتحال کا مظاہرہ جس صبر و استقامت اور جرأت و استقلال سے کیا ہے، اس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ انہوں نے آخر تک تشدد اور جوابی کارروائیوں سے خود کو دور اور بچائے رکھا ہے۔ البتہ خفیہ ایجنسیوں اور اسرائیل کے ایجنٹوں نے ہارڈر کے اطراف میں از خود ایک دو کارروائیوں میں پولیس کے کچھ لوگوں کو قتل کیا ہے تاکہ اس کا الزام اخوان المسلمین کی تنظیم پر تھوپا جائے۔ اسی غیر مصدقہ کارروائیوں کے نتیجے میں اب مصر کے کٹھ پتلی وزیراعظم اخوان المسلمین تنظیم پر دوبارہ پابندی عائد کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں لیکن اس قسم کی گٹھیا کارروائیوں سے نہ ماضی میں مصر اور عالم عرب میں اخوان کا راستہ روکا گیا ہے اور نہ مستقبل میں روکا جاسکتا ہے، کیونکہ اخوان کی ساری تاریخ خونچکاں داستانوں اور شہادت کے تمنوں سے مزین ہے۔ ع نہ ہم منزل سے ہاڑ آئے نہ ہم نے کارواں چھوڑا

اس نازک صورتحال پر ساری دنیا اور خصوصاً عالم اسلام کی قیادت کی مجرمانہ خاموشی اور گولگان یہ ظاہر کر رہا ہے کہ مصر حاضر میں مسلمانوں کے کوئی انسانی و بشری حقوق نہیں۔ ایک مغرب زدہ این جی او والے کی بیٹی ملالہ پر تو پوری دنیا اور عالم اسلام کی نام نہاد قیادت نے آسمان سر پر اٹھالیا تھا لیکن مصر و شام کی سینکڑوں معصوم اور فرشتہ صفت ”ملاؤں“ پر نہ ان کی آنکھ نم ہوئی نہ ان کے ماتھوں پر حزن و پریشانی کی کوئی شکن نمودار ہوئی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مصری عوام کے خون سے نہ صرف فوجی جرنیلوں کے ہاتھ رنگین ہیں بلکہ ان کے ہمراہ امریکہ، فرانس، عالم عرب کی تمام قیادت کے ہاتھ بھی اس قتل عام میں برابر کے لہو رنگ ہیں۔ اگر جنرل سیسی کے سر پر ان قوتوں کی تائید و حمایت نہ ہوتی اور اربوں ڈالر کی امداد نہ ہوتی تو اتنے خطرناک قتل عام کا یہ بزدل کردار تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس عظیم انسانی المیہ کے وقوع پذیر ہونے میں روزِ محشر کفار حکمرانوں کے ہمراہ مسلم حکمران بھی ان شاء اللہ ان مظلوموں کے روبرو ہوں گے۔ مصر کی سرزمین جو تاریخِ عالم کی ماں سمجھی جاتی ہے، اتنی بخت اور ہاتھ نہیں ہوئی کہ اس میں دوبارہ معجزے پیدا نہ ہوں اور پرانی تاریخ کا اعادہ نہ ہو کیونکہ دریائے نیل کی طغیانی اور بحر احمر کی لہروں کی روانی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ جس طرح ماضی میں فرعون مصر اور اس کی ظالم فوج اس میں غرق ہو گئی تھی ان شاء اللہ بتائید ایزدی جمال عبدالناصر، انور سادات اور حسنی مبارک کی طرح عبید جدید کے فرعون جنرل سیسی کا اختیار و اقتدار بھی ایک دن انہی پیشروں فراغِ وقت کے دریا میں غرق ہو جائے گا۔

آگ ہے اولادِ ابراہیم سے غروب ہے
آگ ہے اولادِ ابراہیم سے غروب ہے